محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

تحریر:
غلام سرور قریشی ریٹائرڈ ٹیچر
عباس پورہ جہلم

سن عیسوی کی آمد پاکستان سمیت، کیا مسلم اور کیا غیر مسلم سبھی مناتے ہیں بلکہ اس مملکت اسلام کے ماڈرن نوجوان اور تہذیب فرنگ کے دلدادہ بوڑھے، 31 دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کے بارہ بجتے ہی ایک ادھم مچا دیتے ہیں اور اس ہنگامہ آرائی کے لوازمات راگ رنگ، ہاہو، شاہد و شراب کا اہتمام کئی دن پہلے کر لیتے ہیں اور ان اسباب عشرت کے دام کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اور اخبارات میں یہ خبریں ضرور چھپتی ہیں کہ دیسی برانڈ، ولائتی برانڈ کے بھاؤ بکتے رہے۔ اسلام میں دن منانے کی کوئی تاریخ موجود نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ ہمیں سن عیسوی کی جگہ سن ہجری منانا چاہئے، البتہ یہ ضرور عرض کروں گا کہ ہمیں یہ ضرور معلوم ہونا چاہئے کہ نیا سن ہجری شروع ہو گیا ہے۔ ہمیں یکم محرم کو یہ محاسبہ ضرور کرنا چاہئے کہ سال گزشتہ کے دوران ''من حیث القوم'' ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا ہے۔ خون مسلم سے ہولی کس کس نے اور کہاں کہاں کھیلی ہے؟

کشمیر، فلسطین، عراق اور افغانستان کے بعد اب صومالیہ بھی زیر عتاب آ گیا۔ چنگیز جدید چنگیز قدیم سے بازی لے گیا فرق صرف یہ ہے کہ مؤخر الذکر کھوپڑیوں کے مینار بناتا تھا مگر اول الذکر کا سامان آتش بازی مسلمانوں کو بھون ڈالتا ہے اس لئے کھوپڑیوں کا شمار ممکن نہیں رہا۔ مگر کوئی مسلمان ایسا کرنے پر تیار نہیں ہے اور جو تیار ہیں وہ بے اختیار ہیں۔ وہ بے اقتدار ہیں اور بقول اقبالؒ

عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کار بے بنیاد

ہمارے سال نو کی نوید علمائے اسلام کی ضلع بدری سے ہوتی ہے اور ہم اس دین متین کے پیروکار ہیں جسے امن و سلامتی، رواداری اور تحمل و بردباری کے اوصاف سے لبریز بنایا جاتا ہے مگر ہمارے دین اسلام کے بارے میں اغیار کیسے یہ مانیں گے کہ یہ امن و آشتی کا دین ہے کیونکہ ہمارے سال نو کا آغاز ہی بداعتمادی کی فضا میں ہوتا ہے۔ اتحاد بین المسلمین کا نعرہ ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ کلمہ گو کو کلمہ گو سے بچانے کیلئے پولیس اور فوج حرکت میں آتی ہے مگر پھر بھی اللہ رؤف و رحیم کے بندے اور رؤف و رحیم نبی کے امتی ہنگو بازار میں خون بہا کر ہی رہتے ہیں۔ کیا یہی دینِ سلامتی کی تعلیم ہے؟ ہمیں حکومت پاکستان کی طرح بش سے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے لیکن اپنی بات ہے کہ ہم نے اپنی نالائقی سے اسلام کے دامن پاک کو داغدار کر دیا ہے اور پھر المیہ یہ ہے کہ یہ برادرکشی نبی علیہ

الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کے حوالے سے ہوتی ہے۔ یہ کیسی امت ہے جو اپنے نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے حق میں متفق نہیں ہے۔ یہ کیسی امت جو چودہ سو سال ہوئے اس بات پر سر پھٹول کر رہی ہے کہ خلافت پر کس کا حق فائق تھا۔ یہ بڑی نادان امت ہے، جس کا اللہ ایک، نبی ﷺ ایک، قرآن ایک، قبلہ ایک مگر نماز ایک نہیں۔ کیا اسی کو اتحاد بین المسلمین کہتے ہیں؟ مجھے اتحاد بین المسلمین کی ترکیب پر تعجب ہوتا ہے کہ مسلمان جو جسدِ واحد اور امت واحدہ تھے، ان میں اتحاد نہیں رہا اور اس کا حصول مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔ اس اتحاد کے فقدان کے باوجود یہ کہنا کہ ہم ایک اللہ، ایک نبی ﷺ، ایک قرآن اور ایک قبلہ پر ایمان رکھتے ہیں، بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہم بھی عجیب لوگ ہیں کہ خوشی غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ جنازے بھی پڑھتے ہیں۔ آپس میں رشتہ داریاں بھی کر لیتے ہیں۔ کاروبار بھی ساجھے کر لیتے ہیں مگر محرم کے آتے ہی کوئی ایسا شیطان ہمارے درمیان کود جاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہم اتحاد بین المسلمین کے دعویٰ اور نعرہ میں مخلص بھی ہیں یا نہیں؟ اگر عقل سے کام لیں تو سوچیں اور سمجھیں۔ محرم، حرمت والا مہینہ ہے۔ اس کی حرمت تو جاہلی عرب بھی برقرار رکھتے تھے اور حجاج کے قافلے سلامتی کی ضمانت پر سفر کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اس ماہ حرام کی حرمت کا پاس نہیں کرتے اور آمادۂ پیکار ہوتے ہیں۔ اگر ہم واقعی قرآن وحدیث کے بموجب ''اخوۃ'' ہیں تو آئیں ایک دوسرے سے گلے مل لیں۔ دونوں فریق، ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں۔ اپنے ان خیالات کے اظہار سے باز رہیں جس سے دوسرے بھائی کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ یہ جان لیں کہ شیطان ہمارے درمیان بغض وعداوت بھڑکانے کا کام کر رہا ہے۔ ہم عہد کر لیں کہ ہم دوسرے بھائی کو ایذا نہ دیں گے تو کیا مشکل ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ کوئی فریق بھی دوسرے کو فتح نہیں کر سکتا۔ دونوں موقف اتنے قدیم اور پرانے ہیں کہ بہت ساری برادر کشی اور خوں ریزی کے باوجود یہ قائم ودائم ہیں تو پھر اس سر پھٹول سے کیا حاصل؟ جبکہ اس کے بعد پھر ہمیں آپس میں مل بیٹھنا ہوتا ہے۔ بچھڑ کر ملنے سے کہیں بہتر نہ بچھڑنا ہے کیونکہ ہمارے بچھڑنے سے اسلام کے سرمایہ عزت میں نقصان واقع ہوتا ہے۔ اسرائیل نے لبنان کو تہس نہس کیا تو دونوں فرقوں کے مسلمانوں کو یکساں اپنے ستم کا نشانہ بنایا۔ عراق میں امریکہ کے ہاتھوں دونوں فرقوں کے مسلمان بلاتخصیص جاں بحق ہو رہے ہیں۔ کشمیر میں بنات اسلام کی عصمت دری بلا امتیاز ہو رہی ہے۔ کیا یہ واقعات المناک اس بات کا تقاضا نہیں کرتے ہیں کہ ہم سب فرقوں کے مسلمان حضور اقدس ﷺ کی حدیث کے مطابق وہ سیسہ پلائی دیوار بن جائیں جس کی ہر اینٹ دوسری سے جڑی ہوئی ہے۔